لفظ "زندیق" کی لغوی تحقیق

از ڈاکٹر مقصود احمد*

عربی زبان وادب میں زندیق کا استعمال بقول ڈاکٹر عبدالستار صدیقی (۱۸۸۵-۱۹۷۲ء) ظہورِ اسلام کے بعد ملتا ہے، البتہ ایرانی زبان میں یہ بہت پہلے سے موجود تھا۔[۱] عالمِ عرب میں اس کا ورود سب سے پہلے ۷۴۲ء میں عراق میں ہوا۔[۲] عربی میں اس کی مختلف شکلیں مستعمل ہیں۔ "زِندِیق" بروزنِ فِعلیل اور "زَندَقی، زِندِقی یا زندَقی"۔

اس کی اصل اور معنی کے متعلق عرب وفارسی کے فضلا اور لغت نویسوں نے مختلف آراء کا اظہار کیا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) سارے عربی ماخذ بالاتفاق اسے فارسی الاصل قرار دیتے ہیں اور زندہ کرد یا زندہ کر یا زیندہ کا معرب مانتے ہیں۔ اس لئے کہ "زندیق" عموماً اس شخص کو کہتے تھے جس کا عقیدہ یہ ہو کہ دنیا ازل سے قائم ہے اور یوں ہی رہے گی۔[۳]

(۲) یہ زَندہ گر (متبع ومتمسکِ "زَند"۔ اوستا کی پہلوی تفسیر) سے مشتق ہے۔[۴]

(۳) متاخرین کی تالیف کردہ بعض عربی کتابیں اور فارسی فرہنگیں زندیق کی فارسی اصل "زَندِی" (عالمِ زند) بتاتے ہیں جو اشتقاق کے لحاظ سے درمیانی دور کی فارسی میں "زندیک" تھا۔[۵]

---

* شعبۂ عربی، بڑودہ یونیورسٹی۔

(۴) یہ زن دین (دینِ زن) سے مشتق ہے[۶] مگر یہ خیال عجیب وغریب معلوم ہوتا ہے کیوں کہ اس سے کسی سنجیدہ مفہوم کی نشان دہی نہیں ہوتی اور نہ کسی مذہبِ زن کا کوئی تاریخی ثبوت ملتا ہے۔

(۵) بعض فضلاء نے یہ بھی کہا ہے کہ "زندق" اس شخص کو کہتے ہیں جو نہایت دور اندیش اور معاملہ فہم ہو۔ چنانچہ ابن دُرَید نے جب اس کے متعلق اپنے استاد الریاشی (متوفی، ۲۵۷ھ) سے پوچھا تو اس نے کہا:

يُقَالُ رَجُلٌ زَنْدَقِيٌّ إِذَا كَانَ نَظَّارًا فِي الأُمُورِ[۷]

(۶) زندق بخیل اور اپنی جان پر تنگی کرنے والے کے مفہوم میں بھی آتا ہے[۸]

(۷) VOLLERS کے مطابق زندیق یونانی الاصل ہے، جو یونانی لفظ "ΥΝW. ARIXOC" سے مشتق ہے[۹]

(۸) بقول BEVAN اس کی اصل آرامی ہے۔ یہ آرامی لفظ زدّیقا (= عربی صدیق) سے ماخوذ ہے اور اس کی مشدد "د" میں سے پہلی "د" نے "ن" کی آواز اختیار کرلی۔ اس طرح "زندیک" وجود میں آیا۔ جیسے سنسکرت "سدھانت" عربی میں "سند ہند" ہوگیا وہی صورت زدّیقا (زندیک) کی ہے[۱۰]

ابن الندیم (م ۳۸۵ھ) اور عربی مصنفوں نے امتِ مانی کے طبقۂ خواص[۱۱] کے ارکان کے لئے "صدیق" (جمع صدیقون) کا لفظ استعمال کیا ہے جو مانویوں کی پہلوی اصطلاح "وزیدک" (بمعنی برگزیدہ) کا عربی ترجمہ ہے اور اس کو اصل کی حیثیت قطعاً حاصل نہیں ہے۔ مگر اس کے باوجود پروفیسر بیون اسی "صدیق" کے آرامی عدیل "زدّیق" (زدّیقا[۱۲]) کو فارسی لفظ "زندیک" کی اصل قرار دیتے ہیں، جو درست نہیں ہے۔

☆ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ☆

مندرجۂ بالا آراء کے تجزیے سے "زندیق" کی اصل سے متعلق تین[۳] نظریے سامنے آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ لفظ یونانی الاصل ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ آرامی الاصل ہے اور تیسرے یہ کہ یہ فارسی الاصل ہے۔ متعدد زبانوں کے عالم اور محقق بے بدل ڈاکٹر عبدالستار صدیقی (سابق صدر شعبۂ عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی) پہلے اور دوسرے خیال کو مسترد کرتے ہیں اور تیسرے خیال کو درست قرار دیتے ہیں۔ موصوفِ محترم "زندیق" کے اشتقاق سے متعلق اپنے موقف اور نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے یوں ارقام فرماتے ہیں:

" لغوی اشتقاق کی رو سے "زندیک" بلاشبہ اوستا کی زبان کے مادے "زن" (بمعنی دانستن) سے مشتق ہے۔ اسی بنا پر اوستا: "زاناد" اور "زانام" جنوب مغرب کی زبان (فارسی) میں بالترتیب "داند" اور "دانم" ہیں ... جن میں قدیم "ز" فارسی میں "د" ہوگئی ہے۔ درمیانی دور کی فارسی کا لفظ "زندیک" ایران کے شمال کی زبان سے آیا مگر اس میں صوتی تبدیلی نہیں ہوئی۔[۱۳]

ڈاکٹر صاحب کی تحقیق کے بموجب اس لفظ کا استعمال شروع میں "زند" کے عالم کے لئے ہوا جو درمیانی دور کی فارسی (پہلوی) میں "زندیک" کے لقب سے پکارے گئے مگر بعد میں اس کے مفہوم میں تبدیلی واقع ہوئی اور یہ "زند" کی شکل میں بے دینوں یا بد دینوں کے ناموں کے ساتھ آنے لگا۔ لفظ "زندیک" عربی میں آکر "زندیق" ہوگیا۔ اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھئے م۔ص، ص ص ۱۰۰، ۱۷۱، ۱۷۳)۔

بقول ڈاکٹر صدیقی یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ جب عربی میں "ق" اور "ک" دونوں موجود تھے تو فارسی "ک" کی جگہ عربی "ک" نے کیوں نہ لی اور بجائے اس کے عربی "ق" فارسی "ک" کی نمائندگی کس بنا پر کرنے لگا؟ اس سوال کا جواب ڈاکٹر صاحب ہی کے

الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے :

" .... عربی (یا کسی اور سامی زبان) میں جاکر صرف فارسی ہی کا "ک" بدل کر "ق" نہیں ہوا بلکہ فارسی کے علاوہ یونانی، سنسکرت وغیرہ سے جو لفظ عربی میں آئے ان میں بھی اگر "ک" تھا تو وہ عربی میں "ق" ہوگیا ہے، مثلاً یونانی "کلیدُ" (ے مجہول) فارسی میں آکر "کلید" لیکن عربی میں "اقلید" ہوا اور بعض اور سامی زبانوں میں "اقلیدا" اور "قلیدا" ہوا ... یونانی (کندے لا) اور آرامی "قندیلا" عربی میں "قندیل" ہے۔ یونانی "بے ری کوکسا" عربی میں "برقوق" (شمش) آرامی "برقوقا" سے حاصل ہوا ... عربوں نے ایسے لفظوں کو آرامیوں اور عبرانیوں سے جیسے سُنا تھا اسی طرح ("ق" سے) بولنا اختیار کیا" (م۔ ص ص ص ۱۶۳، ۱۶۴)

اپنے قول کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فاضل محقق فرماتے ہیں :

" سامی زبانوں (آرامی، عبرانی، عربی وغیرہ) کے بولنے والے اپنے "ک" کو ایک نہایت خفیف نفخ کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور غیر سامی زبانوں (یونانی، سنسکرت، فارسی وغیرہ) کے خالص "ک" کو سُن کر اسے اپنے "ک" سے کسی قدر مختلف پاتے ہیں اسی احساس کے ساتھ جب انہوں نے غیر سامی "ک" کو ٹھیک ادا کرنے کی کوشش کی تو نتیجہ اس کا "ق" ہوا" (م۔ ص۔ ص ۱۶۵)۔

یہاں ایک اور سوال اٹھتا ہے، وہ یہ کہ "زَندیک" کی مفتوح "ز" "زِندیق" میں مکسور کیوں کر ہوگئی ہے اس کا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ چوں کہ عربی میں وزن "فِعْلِیل" پہلے سے موجود تھا اور عرب اس سے خاصے مانوس تھے لہٰذا انہوں نے تلفظ میں سہولت کے پیش نظر "زندیک (ق)" کے بجائے "زِندیق" کہنا زیادہ پسند کیا۔ یہ ایک عام قاعدہ

ہے کہ جب کسی زبان کے بولنے والے دوسری زبان سے کوئی لفظ مستعار لیتے ہیں تو عموماً وہ اس کا تلفظ اپنی زبان میں پہلے سے موجود اس سے قریبی مماثلت رکھنے والے وزن یا لفظ کے مطابق کرتے ہیں۔

اس ضمن میں ایک اور امر کی نشاندہی ضروری معلوم ہوتی ہے یعنی یہ کہ فارسی زبان کے قاعدے کے مطابق اگر کسی لفظ کے آخر میں پرانی فارسی زبان میں "ک" تھا اور اس کا ماقبل حرفِ علت (ا، و، یا ی) تھا تو وہ بعد کی فارسی میں گر گیا۔ جیسے 'اژدہاک' حذف "ک" کے بعد "اژدہا" ہوگیا۔ اسی قاعدے کے تحت "زندیک" کا "ک" حذف ہوگیا تو "زندی" رہ گیا۔ مزید برآں اس کی پرانی شکل "زندیک" بھی موجودہ زمانے کی بعض فرہنگوں میں موجود ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ فارسی میں اس لفظ کی دو صورتیں پائی جاتی ہیں۔ زندیک اور زندی۔ جن لوگوں نے "زندیق" کو "زندی" سے مشتق قرار دیا ہے ان کے پیشِ نظر یہ بات ضرور رہی ہوگی کہ اصلاً اس کے آخر میں "ک" تھا جو مرورِ زمانہ کے ساتھ محذوف ہوگیا۔ اس لئے ان کی رائے کو تسلیم کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں ہونی چاہیئے۔ لفظ "زندیک" کے علاوہ فارسی کے بعض اور اسم بھی ہیں جن کی دو شکلیں مستعمل ہیں، جیسے آستین اور آستی (بعد حذف نون)، زمین اور زمی (بعد حذف نون) وغیرہ۔ اسی قیاس پر لوگ عربی لفظ "کمین" کو "کمی" بھی بولنے لگے۔ چنانچہ اسدی نے اپنی فرہنگ "لغت فرس" میں لکھا ہے: کمی کمین باشد۔ خسروی گفت:

اے سراپائے معدنِ خرّمی ۔۔۔ چشم تو برد لم نہا ذہ کمی

(خُرّمی کی جگہ خُرّمی ہونا چاہیئے۔ نہا ذہ، نہادہ کی پرانی شکل ہے)۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے مقالات صدیقی، ص ص ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۹۹/۲۰۰، نیز A COMPREHEN-SIVE

☆ اذا تعارض الحقوق قدم منها المضيّق ☆

PERSION-ENGLISH DICTIONARY: F. STEINGHASS،

دہلی، ۱۹۷۷ء، ص ۶۲۶)۔

ڈاکٹر صدیقی صاحب کی فاضلانہ لغوی تحقیق اور ان کے پیش کردہ براہین وشواہد کی روشنی میں "زندیق" کو فارسی الاصل قرار دینا ہی قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے کیوں کہ لغت کی رو سے اس میں اور صدیق یا زدیق میں کسی قسم کا کوئی تعلق ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ اس سلسلے میں تاریخ بھی کوئی ٹھوس ثبوت فراہم نہیں کرتی بلکہ اس کے برعکس اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ فارسی میں (بہ شکل زند) بے دین یا بددین کے معنی میں اوستائی زمانے کے آخری دور سے موجود چلا آرہا ہے۔ (دیکھئے م۔ ص، ص ۱۷۱)

جہاں تک اس کے لغوی معنی کا سوال ہے شروع میں یہ عالم زند اور متبع زند کے معنی میں استعمال کیا گیا۔ بعد میں اس کے مفہوم میں تبدیلی واقع ہوئی اور اس کا اطلاق بے دین، بددین، ملحد اور دہری وغیرہ پر ہونے لگا۔ ہاں اس کی دوسری شکل "زندق" البتہ دور اندیش اور معاملہ فہم نیز بخیل اور اپنی جان پر تنگی کرنے والے کے مفہوم میں آتی ہے۔

اصطلاحی معنی "زندیق کی اصل اور لغوی معنی کی تشریح کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اصطلاحی معنی کا بھی مختصر جائزہ لے لیا جائے تاکہ اس کے مفہوم کو صحیح طور پر سمجھنے میں مدد ملے۔

(۱) مجوسی یا آتش پرست [۱۶]

(۲) دو خداؤں کو ماننے والا [۱۷]

(۳) مانی اور مزدک کا اتباع کرنے والا [۱۸]

(۴) دینِ حق سے انحراف کرنے والا۔[۱۹]

(۵) بدعت کا ارتکاب کرنے والا۔[۲۰]

(۶) دینی امور میں شکوک وشبہات کا اظہار کرنے والا[۲۱]

(۷) عالمِ آخرت اور وحدانیت کا انکار کرنے والا۔[۲۲]

(۸) کافر، منافق، ملحد، دہری اور مادہ پرست[۲۳]

لغوی اور اصطلاحی معنی کے جائزے کے ساتھ ساتھ اس کے اطلاق پر بھی روشنی ڈالنا بے محل نہ ہوگا۔ اس لئے کہ اس سے بخوبی یہ معلوم ہو جائے گا کہ اس کا استعمال کس قسم کے لوگوں اور کن فرقوں کے لئے ہوا ہے۔

(۱) اولاً اس کا اطلاق زند کے عالم اور اس کے اتباع کرنے والوں پر ہوا۔

(۲) درمیانی زمانے کی فارسی (پہلوی) میں نیز جیسا کہ اوپر مذکور ہوا، اس سے پہلے اوستائی زمانے کے آخری دور میں یہ لفظ ("زند" کی شکل میں) بے دینوں یا بد دینوں کے ناموں میں ملتا ہے۔ (دیکھئے م۔ ص، ص ۱۷۱)

(۳) عرب کے نامور مورخ احمد بن ابی یعقوب (صاحبِ تاریخ الیعقوبی) اور دیگر مصنفوں نے اس کا استعمال مانوی مذہب کے بانی "مانی" کے نام کے ساتھ کیا ہے۔ (ایضاً)

(۴) اس کا اطلاق زرتشتیوں، مانویوں، مزدکیوں اور آزاد خیال لوگوں کے ساتھ ساتھ بدھ مت والوں اور عیسائیوں پر بھی ہوا ہے۔ (ایضاً، ص ص ۱۷۰، ۱۷۳)۔

(۵) مسلمانوں نے اسے ہر اس شخص کے لئے استعمال کیا جس کا کوئی عقیدہ ان کے عقیدے کے خلاف ہو۔ یہاں تک کہ خود اسلام کے بعض فرقے "زندیق" کے لقب سے پکارے گئے۔ معتزلیوں کو اکثر صحیح المذہب مسلمانوں نے "زَنَادِقَۃُ الْاِسْلَام" کے

نام سے یاد کیا ہے۔[۴۴]

(۶) بعض صوفیہ حضرات مثلاً حضرت ذوالنون مصری (م۔ ۸۶۰ء) شیخ ابوالحسین نوری (م ۸/ ۹۰۷ء)، حسین بن منصور حلاج (م ۹۲۲ء) وغیرہ کو بھی "زندیق" کے لقب سے نوازا گیا ہے۔[۴۵] ان پر یہ نوازش غالباً ان کی شطحیات کی بنا پر کی گئی۔

لفظ "زندیق" کی مختصر تاریخ اس تفصیل سے لفظ "زندیق" کا صحیح مفہوم اور اس کا پس منظر واضح ہو گیا ہوگا۔ تاہم آخر میں بطور خلاصہ اس کی مختصر تاریخ[۴۶] درج کی جاتی ہے تاکہ پروفیسر بیون کی پھیلائی ہوئی اس غلط فہمی کا ازالہ ہو سکے کہ اس کا اطلاق سب سے پہلے مانوی مذہب کے طبقۂ خاص کے ارکان پر کیا گیا جو "صدیق" کے نام سے جانے جاتے تھے اور یہ بخوبی ثابت ہو جائے کہ یہ لفظ ایران کی زبان میں مانی کے اس جہانِ فانی میں تشریف لانے سے کہیں پہلے سے موجود تھا۔

جیسا کہ عرض کیا گیا ابتداءً اس کا اطلاق "زند" (تفسیر اوستا) کے عالم اور اس کے متمکین پر کیا گیا۔ پھر اوستائی زمانے کے آخری دور میں یہ لفظ ("زند" کی شکل میں) بے دین یا بد دین وغیرہ کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ درمیانی زمانے کی فارسی (پہلوی) میں بھی اس کا استعمال اسی معنی میں کیا گیا۔ جب مسلمان ایران پہنچے تو انہوں نے زرتشتی اور مانوی دونوں مذہبوں کے اصول وعقائد کو اسلام کے اہم اصول سے متناقض پا کر انہیں پسند نہ کیا اور ان کے ماننے والے کو "زندیق" یعنی بے دین، ملحد اور دہری کہنے لگے۔ تیسری صدی ہجری کے عربی کے نامور مورخ، احمد بن ابی یعقوب (صاحب تاریخ الیعقوبی) و دیگر عربی مصنفوں نے تو اس کا اطلاق خود "مانی" پر بھی کیا ہے۔ عربی میں شروع میں تو یہ زرتشتیوں، مانی اور اس کے ماننے والوں کے لئے ہی استعمال

کیا گیا مگر بعد میں اس کے مفہوم میں وسعت پیدا ہوئی اور اس کا اطلاق مزدکیوں، بدھ مت والوں، عیسائیوں اور آزاد خیال لوگوں بلکہ خود اسلام کے بعض فرقوں اور شخصیات کے ناموں کے ساتھ بھی ہونے لگا۔

پہلے گزر چکا ہے کہ لفظ "زندیق" سب سے پہلے عراق میں ظہور پذیر ہوا اور اس کا اطلاق ۷۴۲ء میں سب سے پہلے جعد بن درہم پر کیا گیا۔ بعد ازاں رفتہ رفتہ اس کا تعارف پوری عرب دنیا میں اس طرح ہوا کہ یہ عربی زبان وادب کا ایک اہم جزو بن گیا۔ راسخ العقیدہ مسلمانوں نے اسے ہر اس شخص اور ہر اس فرقے کے لئے استعمال کیا جو کوئی عقیدہ جمہور مسلمانوں کے کسی عقیدے کے خلاف رکھتا تھا۔ چنانچہ معتزلیوں کو صحیح المذہب مسلمانوں نے "زنادقۃ الاسلام" سے موسوم کیا۔ اپنے مخصوص خیالات وعقائد کی بنا پر عربی کے مشہور شاعر بشار بن برد (م ۷۸۳ء) اور صالح بن عبد القدوس (م ۷۸۳ء) بھی "زندیق" قرار دئے گئے۔ ابن الراوندی، التوحیدی اور ابو العلا المعری (۹۷۳-۱۰۵۷ء) پر بھی اس کی زد پڑی اور یہ تینوں "زنادقۂ ثلاثہ" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ یہ سلسلہ ان دنیا داروں پر ہی ختم نہیں ہوا بلکہ یاروں نے حضرت ذوالنون مصری، شیخ ابو الحسین نوری اور حسین بن منصور حلاج جیسے صوفیہ کو بھی "زندیق" گردانے میں پس وپیش نہیں کیا۔ علاوہ ازیں موجودہ صدی کے عربی کے نامور ادیب ڈاکٹر طٰہٰ حسین (۱۸۸۹-۱۹۷۳ء) کو بھی "زندیق" کے حلقہ بگوشوں میں شامل کر لیا گیا ہے۔

حواشی ومآخذ

لہ دیکھئے عبد الستار صدیقی: مقالات صدیقی (حصہ اول) مرتبہ مسلم صدیقی، لکھنؤ ۱۹۸۳ء، ص ص ۱۶۹، ۱۷۱، اسٹہ ملاحظہ کیجئے: SHORTER ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM

H. A. R. Gibbond. J.H.Kramers, Lieden ۱۹۵۳ء، ص ۶۵۹)

(۳) ملاحظہ ہو مقالاتِ صدیقی، ص ۱۶۹ نیز ابن منظور: لسان العرب، جلد دہم، قم (ایران)، ۱۴۰۵ھ ص ۱۴۷

(۴) دیکھئے An A abic - English Lexicon : Edward William Lane، جلد سوم، دہلی ۱۹۸۵ء ص ۱۲۵۸ نیز A Literary History of Persia : E.G. Browne، جلد اول، Cambridge ۱۹۵۱ء، ص ۱۵۹

(۵) دیکھئے مقالاتِ صدیقی، ص ۱۷۰

(۶) ملاحظہ کیجئے An Arabic - English Lexicon، جلد سوم، ص ۱۲۵۸۔ ترکیب "دینِ زن" اضافتِ مقلوب کے سبب "زن دین" ہو گئی۔

(۷) بحوالہ مقالاتِ صدیقی، حصہ اول، ص ص ۱۶۹، ۱۷۰۔

(۸) ملاحظہ ہو لسان العرب، جلد دہم، ص ۱۴۷: An Arabic - English Lexicon جلد سوم، ص ۱۲۵۸ اور المنجد (عربی۔اردو)، دیوبند (انڈیا)، ب۔ت، ص ۴۴۳

(۹) دیکھئے Shorter Encyclopaedia of Islam، ص ۶۵۹۔

(۱۰) ملاحظہ کیجئے A Literary History of Persia جلد اول، ص ۱۶۰: A Literary History of the Arabs, Cambridge ۱۹۶۹ء ص ۳۰۵ اور مقالاتِ صدیقی، ص ص ۱۶۹، ۱۷۰۔

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کے نزدیک یہ نظیر دعوے کے ثابت کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ ان کے بقول نہایت قرینِ قیاس یہ ہے کہ "سند ہند" کا پہلا "ن" لفظ "سدھانت" کے "ن" کے اثر سے پیدا ہوگیا ہے اور بس۔ (م۔ص، ص ۱۷۲)

اس سوال کے جواب میں کہ "ق" کی جگہ "ک" کیوں ہوگیا ہے پروفیسر بیون کا غالباً یہ فرمانا ہے کہ چوں کہ قدیم فارسی اور درمیانی دور کی فارسی (پہلوی، زند، پازند وغیرہ) میں سامی یا آرامی "ق" کی آواز نہیں پائی جاتی اس لئے اس کا تلفظ "ک" سے کیا گیا۔

☆الاجر والضمان لایجتمعان ☆ اجرت اور ضمانت ایک ہی شی میں جمع نہیں ہوسکتیں☆

(۱۱) مانی کی امت کی تنظیم ابتدا ہی سے دو (خاص) طبقوں میں بانٹ دی گئی تھی: ایک عوام کا، دوسرا خواص المسترشدین کا۔ عوام کے لئے حضرت موسیٰ کے دس احکام کی طرح مانی کے بھی دس حکم تھے۔ عوام کا کام یہ تھا کہ ان کو سنیں اور ان پر عمل کریں۔ اسی لئے اس طبقے کا نام سماعون (سننے والے) رکھا گیا۔ خواص کا انتخاب بہت سختی اور بڑی احتیاط سے ہوتا اور وہی قبول کئے جاتے تھے، جو سخت سے سخت آزمائش میں پورے اترتے تھے۔ ان کے لئے علاوہ احکام عشرہ کے چند اور حکم بھی تھے۔ یہ طبقہ مجتبین یعنی چیدہ لوگوں کا تھا اور اس طبقے کے ارکان "صدیق" کہلاتے تھے۔ (صدیقون جمع) اور صدیقوت سے مراد ان کی پوری جماعت تھی۔۔۔۔۔ ابن ندیم نے "صدیقون" کے لئے "المجتبین" (یعنی برگزیدہ) کی اصطلاح بھی استعمال کی ہے۔ ابن ندیم اور عربی مصنفوں نے جو "مجتبیٰ" اور "سماع" کے لفظ استعمال کئے ہیں وہ مانیوں کی اصل (پہلوی) اصطلاحوں "وزیدک" (یعنی برگزیدہ) اور "شنفتک" (جمع، وزیدگان اور شنفتگان) کا عربی ترجمہ ہیں۔ (دیکھئے مقالات صدیقی، ص ص ۱۷۱، ۱۷۲ A history of Persia جلد اول، ص ص ۱۵۹، ۱۶۰ اور ابن ندیم: کتاب الفہرست، تہران، ۱۹۷۱ء ص ص ۳۹۶، ۳۹۸، ۳۹۹)

"ایران بعہد ساسانیان" میں امت مانی کے پانچ طبقے بتائے گئے ہیں، یعنی تین اور بھی ہیں: (۱) فریستگان (ایلچی) جو صرف ۱۲ شخص تھے (۲) اسپتگان (قسیس) ۷۲، (۳) مشتگان (بزرگان) جن کی تعداد محدود نہ تھی۔ (ایران بعہد ساسانیان۔ مترجم، پروفیسر محمد اقبال) انجمن ترقی اردو، ۱۹۴۱ء ص ۲۵۲، بحوالہ مقالات صدیقی، ص ۱۷۲۔

(۱۲) "زَ ذیقا" کے آخر میں جو الف آیا ہے، وہ اداۃ التعریف ہے، عربی میں اداۃ التعریف (ال) اسم کے شروع میں آتا ہے لیکن آرامی (سریانی) میں اسم کے آخر میں۔ (دیکھئے مقالات صدیقی، ص ۱۷۲) (۱۳) مقالات صدیقی، ص ۱۷۳ (۱۴) داوین کے الفاظ راقم کے اضافہ کردہ ہیں (۱۵) ایضاً (۱۶) دیکھئے

An Arabic-English Lexicon Vol-III ص ۱۲۵۸ · (۱۸) ایضاً دیکھئے
نفسِ مصدر اور Arabic-English Dictionary : F. Steingass دہلی ·
۱۹۷۸ء ص ۳۶۵ (۱۹) ملاحظہ ہو نفسِ مصدر اور مقالات صدیقی · ص ص ۱۷۱ · ۱۷۳
(۲۰) دیکھئے A Literary History of the Arabs ص ۳۷۲ (۲۱) ملاحظہ
کیجئے An Arabic-English Lexicon Vol-III ص ۱۲۵۸ (۲۲) ملاحظہ ہو
نفس مصدر نیز لسان العرب · جلد دہم ص ۱۳۷ (۲۳) دیکھئے لسان العرب · جلد دہم · ص
۱۳۷ - Arabic-English Dictionary: Steingass ص ۳۶۵ · نیز
مقالاتِ صدیقی · ص ۱۷۰ (۲۴) دیکھئے مقالات صدیقی · ص ص ۱۷۰ · ۱۷۱ نیز
A Literary History of the Arabs ص ۳۷۲ (۲۵) ملاحظہ ہو
Shorter Encyclopaedia of Islam ص ص ۶۵۹ · ۶۶۰ اور A
Literary History of the Arabs ص ۳۸۷ (۲۶) یہ مختصر تاریخ درج ذیل
کتب کی مدد سے مرتب کی گئی ہے : مقالات صدیقی (حصہ اول) ص ص ۱۷۰ · ۱۷۱ ، ۱۷۳
A Literary History of the Arabs ص ص ۳۷۲ · ۳۷۳ · ۳۷۴ · ۳۷۵ ·
۳۸۷ ، ۳۹۲ · Shorter Encyclopaedia of Islam ص ص ۶۵۹ · ۶۶۰ · نیز
Dictionary of Islam : Thomas Patrick Hughes دہلی
(لفظ "Zindiq")

ما جاز لعذر بطل بزواله ☆ جس کا استعمال عذر کی وجہ سے جائز ہو عذر ختم ہوتے ہی جواز بھی ختم ہو جائے گا۔